بسم اللہ الرحمن الرحیم
موجودہ تکفیری شور وغوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر
تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر
تالیف
علامہ عبد الحق رضوی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
ناشر
دار العلوم قادریہ گلشن برکات
انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ تکفیری شور وغوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر

تکفیرِ مسلم پر تحقیقی نظر

تالیف:

علامہ عبد الحق رضوی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دار العلوم قادریہ گلشن برکات

انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

نام کتاب : **تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر**

مؤلف : **علامہ عبدالحق رضوی**، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

سن اشاعت : ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء

صفحات : ۸۰

ناشر : **دارالعلوم قادریہ گلشن برکات**، انٹیا تھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا

قیمت : ۲۵/روپے

ملنے کے پتے:

(۱) دارالعلوم قادریہ گلشن برکات، انٹیا تھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا

(۲) D4، ٹیچر کالونی، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

اعظمی صاحب کی تقریر کا تجزیاتی مطالعہ

اعظمی صاحب کی تقریر کے اس حصے پر اپنا تجزیاتی مطالعہ پیش کر رہا ہوں جس پر کرم فرماؤں نے حکم کفر لگایا ہے:

(۱) شری رام کا وجود پاک اور پوتر ہے۔(۲) ان کا کیرکٹر اتنا نرالا، پیارا اور بے مثال ہے۔(۳) رام نام ہے سچائی کا جو جھوٹ کو پراجت کرتا ہے۔(۴) رام نام ہے مظلوموں اور دکھی لوگوں کی حمایت کا جو ظلم کی گردن پکڑتا ہے۔(۵) رام نام ہے سورج کی اس روشنی کا جس کے ذریعے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔(۶) رام نام ہے اس چاند کی چاندنی کا جس کے ذریعے لوگوں کو سکون ملتا ہے۔(۷) رام نام ہے اس ٹھنڈی ہوا کا جو جھلساتی ہوئی دھوپ میں ان کے لیے چھتر چھایا بن جاتی ہے۔(۸) میں اسی رام کو جانتا ہوں جس نے نفرت کا کوئی سندیش انسانیت کو نہیں دیا۔(۹) نفرت کے مقابلے میں محبت کے اس نے بادل برسائے۔(۱۰) انسان کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس کروایا۔(۱۱) آتنک واد کے خلاف شری رام نے جہاد چھیڑا تھا۔

اب میں تمام ارباب علم ودانش کو دعوت غور وفکر دیتا ہوں کہ جتنے جملے ذکر کیے گئے ہیں ہر ایک میں انتہائی سنجیدگی سے گہری نظر ڈالیں اور تلاش کریں تاکہ متعیّن ہو سکے کہ اس جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا انکار پایا جاتا ہے۔ ہمارے ناظرین اس مقالہ کے شروع ہی میں تفصیل کے ساتھ ضروریات دین کی تعریف پڑھ چکے ہیں پھر بھی اس پر دوبارہ نظر ڈالیں۔ معاملہ ایمان وکفر کا ہے جو انتہائی سنگین اور پر خطر ہے۔ اختصار کے ساتھ اس کا ذکر کر رہا ہوں۔

ضروریات دین سے مراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے ہونا ایسی قطعی

یقینی دلیل سے ثابت ہو جس میں ذرہ برابر شبہہ نہ ہو اور ان کا دینی بات ہونا ہر خاص وعام کو معلوم ہو۔

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کفر التزامی کے بیان میں ارشاد فرمایا:

التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شئ کا تصریحًا خلاف کرے۔ یہ قطعا، اجماعا کفر ہے۔ اس کے یہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا، یا جس بات کا اس نے دعوی کیا وہ بعینہ کفر ومخالف ضروریات دین ہو۔

جیسے نیچریوں کا فرشتوں، جنوں، شیاطین، آسمان، جنت ودوزخ، معجزات انبیا سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق ﷺ سے متواتر ہیں انکار کرنا۔

اب میں سارے کرم فرماؤں کو چیلنج دیتا ہوں کہ مذکورہ تمام جملوں میں یا بعض ہی میں ثابت کریں کہ اس جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا صراحۃً انکار ہے اور یہ بعینہ کفر ومخالف ضرورت دین ہے جیسا کہ نیچریوں کے کلام میں تصریحًا انکار ضروریات دین ہے۔ ایسے ہی اس تقریر کے فلاں جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا انکار ہے۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾.

تقریر کے مذکورہ بالا جملوں میں رام کی تعریف ہونے سے، مجھے انکار نہیں۔ رام کی اس میں کھلی ہوئی تعریف ہے لیکن وہ سب تعریفات ایسی ہیں جو کسی بھی انسان میں پائی جاسکتی ہیں خواہ وہ مومن ہو یا کافر۔ ان جملہ اوصاف میں کوئی بھی ایسا وصف نہیں دکھایا جاسکتا کہ جو ذات باری تعالی کے ساتھ اختصاص رکھتا ہو۔ جس کے مان لینے سے شرک فی الذات یا شرک فی الصفات لازم آئے۔ ذات باری تعالی تو ذات باری تعالی ہے ان تعریفات میں سے کسی کا بھی اختصاص مومن کے ساتھ نہیں ثابت کرسکتے۔